مولانا محمد مغیرہ

عقیدۂ توحید اور قادیانی گستاخیاں

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔اس میں تمام عقائد و اعمال کی حدود متعین ہیں جو اسلام کی ہر بات کو اسی کے فیصلے کے مطابق قبول کرے‘ اسے مسلمان کہا جاتا ہے۔ذات باری تعالیٰ کے بارے میں جو فیصلہ اسلام نے کیا ہے‘ وہ یہ ہے کہ ذات باری ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔اس کا کوئی قبیلہ نہیں‘ نہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی اس سے کوئی پیدا ہوگا۔وہ ماں باپ، بیوی بچوں سے پاک ہے۔کائنات میں اس کی کوئی مثال نہیں،وہی ذات ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا،زمین و آسمان اور انسان کو پیدا کیا،وہی زندہ کرتا ہے،وہی مارتا ہے،وہ ذات باری تعالیٰ کن فیکون کی صفت کی مالک ہے،وہ وحدہ لاشریک ہے،نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے اور نہ ہی کوئی اس کی صفات میں اس کے شریک ہے۔مگر مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب پڑھئے کہ کس طرح اسلامی عقیدۂ توحید کو تار تار کیا ہے۔

ا)’’میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں......اور اسی حالت میں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان چاہتے ہیں تو میں نے پہلے تو آسمان و زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی، میں دیکھتا تھا کہ اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمانی دنیا کو پیدا کیا اور کہا **انا زینا السمأ الدنیا بمصابیح** ۔پھر میں نے کہا اب انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے پھر میری حالت کشف الہام کی طرف منتقل ہوگئی۔‘‘ (’’روحانی خزائن‘‘۔جلد۵‘ صفحہ ۵۶۵)

۲)’’**اعطیت صفة الافناء و الاحیاء** مجھے فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت عطا کی گئی ہے۔‘‘ (’’خطبہ الہامیہ‘‘۔صفحہ ۵۵)

۳)’’**انما امرک اذاارت لشیئی ان تقول له کن فیکون** (ارے مرزا) تیرا کام صرف یہ ہے کہ کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے ہوجاؤ‘ وہ جائے گا۔‘‘ (’’خزائن‘‘۔صفحہ ۱۰۵‘ جلد ۲۲)

۴)’’**انت من مائنا وهم فی فشل** (اللہ نے مجھے کہا اے مرزا) تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ فشل سے۔‘‘

(’’خزائن‘‘۔جلد ۱۱‘ ص ۵۰)

۵)’’**انت منی بمنزلة اولادی** (اے مرزا) تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد۔‘‘ (’’خزائن‘‘۔جلد ۱۸‘ صفحہ ۱۹)

۶)’’**انت منی منزلة بروزی** (اے مرزا) تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہوگیا۔‘‘ (’’خزائن‘‘۔جلد ۲۰‘ صفحہ ۴۰۰)

۷)’’**خاطبنی الله بقوله اسمع یا ولدی**۔اللہ نے مجھے مخاطب کرکے کہا اے میرے بیٹے! سن‘‘

(’’البشریٰ‘‘۔صفحہ ۴۹)

۸)''انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق ۔تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔''

(''خزائن''۔جلد ۷'صفحہ ۲۶)

۹)''حضرت مسیح موعود(مرزا) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔''

(''اسلامی قربانی''۔مصنفہ: قاضی یار محمد قادیانی۔صفحہ ۱۲)

۱۰)''قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لیے بے شمار ہاتھ پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجودِ اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحۂ ہستی کی تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔''

(''خزائن''۔جلد ۳'صفحہ ۹۰)

۱۱)''وہ خدا'جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے'اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے'وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔''

(''خزائن''۔جلد ۲'صفحہ ۹۲)

۱۲)''بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی لفظی معنیٰ میکائیل کے ہیں' خدا کی مانند۔''

(''خزائن''۔جلد ۷'صفحہ ۴۱۳)

۱۳)''ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں'جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔''

(''خزائن''۔جلد ۲۲'صفحہ ۹۸،۹۹)

مندرجہ بالا عبارات پڑھنے کے بعد کوئی عقل مند ان عبارات سے اتفاق کر سکتا ہے؟ کیا ان عبارات سے اسلام کا عطا کردہ عقیدۂ توحید کی عمارت برقرار رہ سکتی ہے؟ کیا ان عبارات میں اسلامی عقیدۂ توحید کو پارہ پارہ نہیں کیا جا رہا؟ کیا ان عبارات کو سچا جاننے والا اسلامی قانون کے مطابق مسلمان کہلا سکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر آپ باخبر رہیں کہ یہ عبارات مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب سے بحوالہ پیش کی گئی ہیں۔ان عبارات میں ذات باری تعالیٰ کی ذات صفات میں شرکت کے دعوے کئے ہیں جو شرک بھی ہے اور کفر بھی۔ایسے شخص کو مسلمان سمجھنا،اس کے پیروکاروں کو اچھا سمجھنا بجائے خود ظلم ہے۔

خبردار! زہر کو اس لیے کھا جانا کہ میٹھا ہے' عقل مندی نہیں بلکہ زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہے۔ایسا ہی مذکورہ خیالات رکھنے والے کسی شخص کو مسلمان جاننا اور اس کے لیے دل میں کسی حیثیت سے نرم گوشہ رکھنا دنیا و آخرت خراب کرنا ہے۔

مسلمانو! قادیانیوں سے خود بچو،اپنے بھائیوں کو بچاؤ۔اگر کسی میں خدانخواستہ قادیانیت کی مرض کی علامتیں نظر آئیں تو فوراً اس کی فکر کریں کہ یہ موذی مرض ہے اور اس سے بچاؤ کی تدبیر کریں۔اگر مریض انتہائی سخت حالت میں ہے تو فوراً کسی احرار سنٹر سے رجوع کرے۔